مباحث

اعلیٰ سطحی جامعاتی تحقیق کا معیار......لمحۂ فکریہ

(پی ایچ۔ڈی کے مقالے ''تفسیر مطالب الفرقان کا علمی وتحقیقی جائزہ'' کے تناظر میں)

غازی علم الدین ☆

آج ہر ذی شعور بالخصوص نسلِ نو دینِ اسلام کی من مانی تعبیر وتشریح، نظری وفکری انتشار اور مسلکی کلچر سے بے زار نظر آتی ہے۔ برِّعظیم پاک وہند کی تاریخ میں بیسویں صدی عیسوی بہت ہنگامہ خیز رہی ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے جب استعمار اپنی بقا کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہا تھا۔ دو عالمی جنگوں کے نتیجے میں شکست وریخت کے بعد وہ یہاں سے چلتا بنا لیکن جاتے جاتے دینِ اسلام کو کئی فتنوں اور صدمات سے دوچار کر گیا۔ مختلف مکاتیبِ فکر، مسلکوں اور مذہبوں نے جڑ پکڑی، جس کے نتیجے میں برِّعظیم پاک وہند کے مسلم معاشرے کے اندر دین اسلام کی من مانی تعبیر، تعصب، نفرت اور تفرقے کا زہر گھول دیا گیا۔ دین کے نام پر قائم کیے گئے مدارس میں سے تحمل، بردباری، وسعتِ نظری اور تحقیقی رویے دم توڑتے چلے گئے۔ مساجد کے اندر مواعظ وخطبات نے تحقیقی اندازِ فکر کے بجائے مناظرانہ رنگ پکڑا۔ تردیدی، تنقیصی اور تکفیری رویّوں کو جلا ملی اور دیکھتے ہی دیکھتے مسلمانوں کی غالب اکثریت اس پُر اثر فریب کے جال میں پھنس گئی۔

افسوس کا مقام ہے کہ قیامِ پاکستان کے بعد اعلیٰ سطحی تعلیمی ادارے بالخصوص حکومتی سرپرستی میں قائم یونی ورسٹیوں میں بھی تعصب کی حکمرانی رہی۔ وہ معیار کی معراج، وسعتِ فکر ونظر، غیر جانب داری اور اعلیٰ ظرفی کے اعزاز کو برقرار نہیں رکھ سکے۔ جامعات میں کیا جانے والا اعلیٰ سطحی تحقیقی کام اپنے معیار، اِستناد اور نتائج کے اعتبار سے اِفراط وتفریط کا شکار ہو چکا ہے۔ معارفِ اسلامیہ کے شعبے ہی کو لیجیے، پی ایچ۔ڈی کی سطح کے بیش تر تحقیقی مقالات، موضوعات کے انتخاب کے حوالے سے محلِ نظر ہیں۔

☆ پروفیسر غازی علم الدین، میر پور، آزاد کشمیر۔

ہوئے ڈر لگتا ہے کہیں فاضل مقالہ نگار اسے کسی اور رنگ میں نہ لے لیں۔ ان کے کام میں محلِ نظر مقامات کی ایک طویل فہرست بنتی ہے جس کے بیان کے لئے ایک دفتر چاہیے لیکن یہاں مشتے از خروارے کے طور پر چند ایک کے ذکر پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

مصنف کا دعویٰ ہے کہ حکومت پاکستان جناب پرویز کے نظریات کی سرپرستی کرتی رہی اور سرکاری سطح پر فکر پرویز کی اشاعت ہوتی رہی۔ پیش لفظ میں حافظ محمد ادریس (ڈائریکٹر ادارہ) نے بھی یہی دعویٰ کیا ہے:

> ''انگریزوں نے اپنے جانے کے بعد مسلمان ملکوں میں اپنے فکری شاگردوں کو مسلط کرنے کا جو منصوبہ بنایا تھا، اس کے مطابق پاکستان میں بھی، آزادی کے بعد، گورے انگریزوں کی جگہ کالے انگریزوں کی حکومت رہی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اسلام سے منحرف ہر کردار کو حکومتی سرپرستی حاصل ہوتی چلی گئی، تاکہ وہ اہلِ حق کے مقابلے پر حکومت کی ہاں میں ہاں ملائے اور اسے فکری و نظری معاونت فراہم کرتا رہے۔ اس کے بدلے میں حکومتوں نے ان فتنہ پرداز عناصر کی بھرپور سرپرستی کی۔ غلام احمد پرویز کی مسموم فکر سرکاری سرپرستی و وسائل ہی کی بدولت اُمت کے اندر سرایت کرتی رہی۔ ہر روشن خیال حکمران کو پرویزی نظریات اپنی سوچ اور مفادات کے قریب تر نظر آئے اور انھوں نے بھی کبھی بلند آہنگ انداز میں اور کبھی دھیمے سروں میں اس فتنے کی آبیاری کی''۔ (ص ۲۱)

ان ہر دو فاضلوں کو اپنے دعویٰ میں کوئی تو ثبوت پیش کرنا چاہیے تھا کہ کیا کسی حکومت نے جناب پرویز کے لٹریچر کو سکول، کالج اور یونی ورسٹی کی سطح پر نصاب کا حصہ بنایا؟ الیکٹرانک میڈیا پر فکر پرویز کی تشہیر کی گئی؟ یا سرکاری پرنٹ میڈیا فکرِ پرویز کا ترجمان رہا ہے؟ مذکورا اقتباس میں بیان کی گئی سوچ کے اس انداز میں حقیقت کے بجائے بدگمانی اور تعصب غالب ہے۔ زبان اور لب ولہجہ بھی تحقیقی آداب کے منافی ہے۔ کالے انگریزوں..... فتنہ پرداز عناصر..... مسموم فکر اور روشن خیال حکمران..... جیسی تراکیب اور اصطلاحات کسی محقق کی زبان اور قلم کو زیب نہیں دیتیں۔

بات اگر پیش لفظ ہی سے شروع کی جائے تو کسی بھی نقاد، تجزیہ نگار اور محقق کو جناب حافظ محمد ادریس (پیش لفظ نگار) کا یہ جملہ علمی اور متوازن سطح کا محسوس نہیں ہوگا۔

> ......''مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح اس (پرویز) نے بھی کئی پینترے بدلے۔ اس نے کئی جنم لیے اور ہر جنم کے ساتھ اس کی کینچلی تبدیل ہوتی چلی گئی''۔ (ص ۲۱)

تحقیقی بیان میں یہ لب ولہجہ غیر علمی اور اعتدال سے ہٹ کر ہوتا ہے اور پھر فاضل پیش لفظ نگار کی اپنی تحریر کے ذریعے نامناسب محاورے کے استعمال سے ایک باطل نظریے (ایک سے زیادہ جنم کا تصوّر) کا پرچار ہو رہا ہے۔ پیش لفظ نگار کا حافظ محمد دین قاسمی (مقالہ نگار) کو ''عظیم سکالر'' (ص ۲۲) کہنا جہاں غُلو کی حدوں کو چھونے کے مترادف ہے وہاں علمی انکسار کے بھی منافی ہے۔

تحریکِ آزادی کے حوالے سے مقالہ نگار کا مؤقف، رائے اور واقعاتی احصاء سبھی محلِ نظر ہیں۔ محسوس ہوتا ہے کہ تاریخ اور تحریکِ آزادیٔ کشمیر پاک و ہند کے بارے میں مقالہ نگار کا اپنا مطالعہ سطحی ہے۔ جناب مقالہ نگار کئی واقعات کی حقیقت تک رسائی نہیں ہو سکی۔ سرسیّد احمد خان کے بارے میں ان کی یک طرفہ رائے تحقیقی رویّے کے منافی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ سرسیّد احمد خان

صرف اسلام کا نام لیا جائے بلکہ اس کے بارے میں کچھ معلومات بھی بہم پہنچائی جائیں''۔(ص ۸۷)

مقالہ نگار کی علمی خیانت ان کے پورے تحقیقی منصوبے کی وقعت کو صفر کر دیتی ہے۔تحریکِ آزادی اور قائداعظم پر گراں قدر لٹریچر تخلیق ہو چکا ہے لیکن مجال ہے کہ مصنف نے ان میں سی کسی کتاب کا حوالہ دیا ہو۔حوالہ کیسے دے سکتے ہیں کہ اس بابت ان کا دامنِ مطالعہ تو بالکل تہی ہے۔انھوں نے تو اپنا تعصب،نفرت اور ذہنی انتشار صفحۂ قرطاس پر انڈیل دیا ہے۔مقالہ نگار کے علم میں ہونا چاہیے کہ تحریکِ آزادی،مسلم لیگ اور قائداعظم پر مشتمل برسوں کا تاریخی ریکارڈ تقریباً ستر ہزار صفحات کی تعداد میں اپنی اصل حالت میں نیشنل آرکائیو اسلام آباد میں محفوظ ہے۔ہزاروں کی تعداد میں تاریخ کے اساتذہ وطلبہ،محققین اور مصنفین اس ریکارڈ سے استفادہ کر چکے ہیں۔قائداعظم اور مسلم لیگ کے حوالے سے اب کوئی بات اخفاء میں نہیں رہی۔خودساختہ تعصبات کو پالنے اور پھیلانے سے بہتر ہے کہ اپنے مطالعہ کو وسعت دے کر حق بات تک رسائی حاصل کی جائے۔

تحقیق کی زبان اور اسلوب سراسر علمی ہوتا ہے۔اس میں کھرے اور کھوٹے کو الگ الگ کر کے حقیقت تک رسائی حاصل کی جاتی ہے۔مناظرہ تحقیق کی ضد ہے لیکن مقالہ نگار کا انداز،زبان اور اسلوب سوفی صد مناظرانہ ہے۔ان کے اپنے جذبات ،پسند و ناپسند اور فکر کتاب کے لفظ لفظ سے ٹپک رہے ہیں۔غلام احمد پرویز کو واوین کے حصار میں بند کر کے ہر جگہ نام کے بجائے ''مفکر قرآن'' لکھا ہے۔یہ تضحیک کسی طور پر بھی تحقیق کو گوارا نہیں ہوتی۔اس تحقیقی مقالے کے کچھ عنوانات بھی ملاحظہ فرمایئے جس سے مقالہ نگار کی نفسیات اور ذہنی خلجان کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

> ''جھوٹ سوفی صد جھوٹ''......''سوال گندم جواب چنا''......''اخلاقی نامردی''......''پرویزی حیلے''......''مفکر قرآن کا دورُخا پن''......''مفکر قرآن کی چال بازی''......''علی گڑھ سیلابِ مغربیت کا دروازہ''......''پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا''......''خارزارِ تضاداتِ پرویز''......''زعماءِ مسلم لیگ کی جان کو دوگونہ عذاب''......''ایک عذرِ لنگ کا سہارا''......''مفکر قرآن کی ذہنی غلامی اور فکری اسیری''......''مفکر قرآن کی سخن سازی''......اور''مفکر قرآن کا خاصہ مزاج''۔ اعلیٰ سطحی جامعاتی تحقیق کے لئے نہ تو یہ اسلوب ہے اور نہ ہی اس کی اجازت۔

جناب مقالہ نگار شدتِ جذبات میں اپنی زبان نامناسب حد تک لے جاتے ہیں۔مثلاً ملاحظہ کیجیے:

> ''وہ اس تلخی اور غلاظت کے ساتھ برستے ہیں کہ عام قاری بھی یہ محسوس کرتا ہے کہ شاید ان کے منہ میں زبان نہیں بلکہ بچھو کا ڈنک ہے''۔(ص ۶۸۴۔جلد دوم)

مقالہ نگار کا پست زبان سے اپنے ذہن اور زبان کو آلودہ کرنا بھی ایک نفسیاتی مسئلہ ہے۔اسے اس بات کا ادراک ہونا چاہیے کہ انسان کے اندر وہبی طور پر موجود ذوقِ سلیم اور اخلاقی تربیت انسانی مزاج اور طرزِ فکر کو ایک خاص سانچے میں ڈھال دیتی ہے۔پڑھے لکھے اور باشعور آدمی کا طرزِ کلام وہ نہیں ہوتا جو ان صفات سے عاری لوگوں کا ہوتا ہے۔ایک عام آدمی کوئی غیر معیاری لفظ بڑی بے نیازی کے ساتھ اپنی زبان سے نکال سکتا ہے مگر ایک مہذب آدمی ایسا نہیں کر سکتا۔

''حرفِ آخر''......خلاصۂ مقالہ میں رقم طراز ہیں:

سلطان سلیمان اعظم ''قانونی''

محمد سہیل شفیق ☆

روزنامہ جنگ کراچی کے ادارتی صفحہ پر ۱۰/اکتوبر ۲۰۱۳ء کو ممتاز صحافی جناب حامد میر صاحب کا کالم ''میرا سلطان'' کے عنوان سے شائع ہوا۔ ''میرا سلطان'' ایک ترک ڈرامہ ہے جو اردو ترجمے کے ساتھ پاکستان میں بھی دکھایا جارہا ہے اور اکثر لوگ اسے بہت ذوق وشوق سے دیکھ رہے ہیں۔ حامد میر صاحب کا شکریہ کہ انہوں نے اس ڈرامے کے حوالے سے ترک وفد کے ارکان کے تاثرات سے اپنے قارئین کو آگاہ کیا۔ ترک وفد کے ارکان کا کہنا تھا کہ: ''میرا سلطان'' میں خلافت عثمانیہ کے دسویں سربراہ سلطان سلیمان کی زندگی کے متعلق حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا۔ سلطان سلیمان نے ۱۵۲۰ء سے ۱۵۶۶ء تک یورپ سے لے کر افریقہ کے کئی ممالک کو اپنی سلطنت میں شامل کرلیا تھا۔ اس نے اپنی ایک کنیز سے شادی ضرور کی تھی لیکن سلطان سلیمان کے خاندان کی عورتیں کھلے گریبان والا لباس پہننے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھیں بلکہ اس زمانے میں ترکی کے کسی علاقے میں عورتیں اس طرح کا غیر مہذب لباس نہیں پہنتی تھیں جو ''میرا سلطان'' میں دکھایا جاتا ہے۔ اس موقع پر ترکی کے صدر عبداللہ گل نے کہا کہ ''اگر ان کا بس چلے تو اس ڈرامے پر پابندی لگادیں۔''

معاشرے پر میڈیا کے جو دوررس اثرات ہیں وہ محتاجِ بیان نہیں۔ ایک جانب اگر میڈیا تعلیم اور شعور وآگہی کے فروغ میں اپنا کردار ادا کرتا ہے تو وہاں اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ معاشرے میں حرص وہوس، دولت وشہرت کی دوڑ، دوسروں کو نیچا دکھانے کی کوششیں، حسد ورقابت کے جذبات کے فروغ میں (ڈراموں اور فلموں کی صورت میں بالخصوص ہندوستانی اور ترک ڈراموں کی صورت میں) بھی میڈیا کا ایک بڑا کردار ہے۔ میڈیا کے ذریعے ڈراموں کی صورت میں (بالخصوص ''میرا سلطان'' کے ذریعے) شعوری طور پر ایک منظم طریقے سے دنیا بھر کے ناظرین کو یہ باور کرانے کی کوشش کی جارہی ہے کہ عثمانی سلاطین عیش و عشرت کے دلدادہ تھے۔ اسلام کے ساتھ ان کا تعلق رسمی تھا۔ عثمانیوں کی تاریخ، اسلام سے وابستہ نہیں ہے بلکہ ان کا

☆ ڈاکٹر محمد سہیل شفیق، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی تاریخ، کراچی یونیورسٹی، کراچی۔

فتح کیا۔ بلغراد ایک انتہائی اہم شہر تھا جو دریائے ڈینوب پر اہل یورپ کا دفاعی مورچہ تھا۔ ۱۵۲۲ء میں روڈس کے جزیرہ کا محاصرہ کیا جو پانچ ماہ تک جاری رہا۔ اور جب سلیمان نے دیکھا کہ محصورین کی قوت مزاحمت ختم ہو چکی ہے تو سلطان نے انتہائی فراخ دلانہ شرائط کی پیشکش کی۔ اس نے اہل روڈس کو اس کی اجازت دے دی کہ بارہ دن کے اندر اپنے تمام اسلحہ اور سامان کے ساتھ اپنے جہازوں میں ہی جا سکتے ہیں۔ (لیکن یہ تاریخی حقیقت ہے کہ اکثریت نے ترکوں کے ماتحت جزیرہ میں ہی رہنا منظور کیا)۔ انہیں مکمل مذہبی آزادی دی گئی۔ پانچ سال کے لیے ان کے ٹیکس معاف کر دیے گئے۔ روڈس کی فتح کے بعد بہادر نائٹوں کی خاندانی روایات کی حامل ڈھالیں جو ان کے مکانوں پر آویزاں تھیں ویسے ہی لگی رہنے دی گئیں۔

۱۵۲۶ء میں سلیمان اعظم نے ہنگری کی جانب قدم بڑھایا جو اس کی فتوحات میں تیسرا بڑا محاذ تھا۔ ہنگری کو فوجی نقطۂ نظر سے عیسائیوں کی ایک مضبوط طاقت خیال کیا جاتا تھا۔ دو گھنٹے سے بھی کم وقت میں ہنگری کی قسمت کا فیصلہ ہو گیا اور ہنگری سلطنت عثمانیہ کا حصہ بن گیا۔ ۱۵۲۹ء میں سلیمان نے آسٹریا کی جانب پیش قدمی کی۔ آسٹریا جرمنی کی سلطنت کا ایک حصہ تھا۔ سلیمان کے دور میں چارلس پنجم یورپ کا سب سے بڑا حکمران تھا۔ اس نے اپنے بھائی فرڈیننڈ کو آسٹریا کا حکمران مقرر کیا ہوا تھا۔ ستمبر ۱۵۲۹ء کو سلیمان اعظم آسٹریا کے دارالحکومت ویانا کی دیواروں تک پہنچ گیا۔ آسٹریا نے ہر دسویں آدمی کو فوجی خدمت کے لیے طلب کر لیا۔ ہمسایہ ریاستوں سے امدادی دستے طلب کر لیے۔ شہر کے اندر پرانی فصیل کے ساتھ ایک نئی فصیل بنائی گئی۔ اپنے دفاع کو مزید تقویت دینے کے لیے شہر کے نواحی علاقے بھی تباہ کر دیے تا کہ ترک ان علاقوں سے فائدہ اٹھا کر پایۂ تخت ویانا کو فتح نہ کر سکیں۔ لیکن آسٹریا والوں کی تمام دفاعی تیاریوں کے باوجود سلیمان نے ویانا کا محاصرہ کر لیا۔ فرڈیننڈ محاصرے سے پہلے ہی فرار ہو گیا۔ ۲۷ ستمبر سے ۱۴ اکتوبر ۱۵۲۹ء تک ویانا کا محاصرہ جاری رہا۔ اگرچہ بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر (ایک طویل عرصے سے جنگ میں مصروف رہنے، موسم کی شدت، ینی چری کی حکم عدولی اور اپنی قوت کو مزید ضائع ہونے سے بچانے کے لیے) سلیمان اعظم کو یہ محاصرہ اٹھانا پڑا لیکن اس کی فتوحات نے اب وسطی یورپ میں اپنی آخری حد مقرر کر دی تھی۔

سلیمان اعظم کے عہد میں عثمانی ترک خشکی کی طرح سمندروں میں بھی ایک ناقابل تسخیر قوت بن کر سامنے آئے۔ یورپی ممالک کے بحری بیڑے عثمانیوں کے مقابلے میں آنے سے کترانے لگے۔ وینس کی صدیوں پرانی بحری طاقت کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ سلیمان کے امیر البحر خیر الدین باربروصہ نے بحر روم کے علاقے میں پری ویسا کی مشہور بحری جنگ لڑی اور اتحادیوں کو زبردست شکست دے کر اپنی بحری برتری ثابت کر دی۔ اپنی بحری طاقت کی بدولت سلیمان نے الجزائر اور طرابلس کے صوبے اور بحر ایجین کے کئی جزیرے فتح کر کے سلطنت عثمانیہ میں شامل کر لیے۔

۱۵۳۵ء میں فرانس کے حکمران فرانسس اوّل نے سلیمان اعظم سے دوستی، امن اور تجارت کا معاہدہ کیا جس کے نتیجے میں سلطنت عثمانیہ کی سطوت و اقتدار کو یورپ میں تسلیم کیا گیا۔ ۱۵۴۷ء میں ایک معاہدہ ہوا جس میں شہنشاہ چارلس، پوپ، فرانس کا بادشاہ اور جمہوریہ وینس فریق تھے۔ جس کی رو سے فرڈیننڈ نے سلطان کو تیس ہزار دوکات سالانہ بطور خراج ادا کرنے کا وعدہ کیا اور اپنے آقا سلطان کے وزیر کا بھائی کہلوانے پر فخر کیا۔

بالکل بے داغ تھی۔ وہ اپنے رحم و کرم کے لیے خاص طور پر مشہور تھا۔ انصاف اس کا مخصوص شیوہ تھا اور اس کی عدالت میں نسل، رنگ اور مذہب کی کوئی تفریق نہ تھی۔ رعایا کی فلاح و بہبود اس کا مطمع نظر تھا۔'' سلطان سلیمان اعظم قانونی حکومت کے فرمانروا کی حیثیت سے بھی اور اپنے کردار کے لحاظ سے بھی آنے والے حکمرانوں کے لیے ایک بہترین مثال چھوڑ کر گیا۔

ذرائع ابلاغ بالخصوص الیکٹرونک میڈیا جو وسیع دائرہ اثر رکھتا ہے، اس پر بھاری ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے۔ اگر کوئی ڈرامہ کسی تاریخی شخصیت سے متعلق ہے تو نہ صرف اخلاقیات بلکہ قانون کے مطابق بھی یہ ضروری ہے کہ تاریخی واقعات کو درست انداز میں پیش کیا جائے نہ کہ شعوری طور پر لوگوں کے لاشعور میں تاریخ کو مسخ کر کے راسخ کیا جائے۔ عموماً لوگوں کی تاریخ سے واقفیت اور دلچسپی کم ہی ہوتی ہے۔ آج سے چند ماہ پہلے اگر کسی سے سلطان سلیمان اعظم کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو غالب امکان یہی ہے کہ وہ سلطان سلیمان کے نام سے بھی ناواقف ملتا۔ لیکن آج عام افراد سے بھی دریافت کر کے دیکھ لیا جائے، سلطان سلیمان سے وہ خوب واقف ہوں گے اور ان کا ماخذ ہوگا ''میرا سلطان''۔ جب تاریخ کا ماخذ ''میرا سلطان'' اور اسی قبیل کے دیگر ڈرامے اور فلمیں ہوں تو تاریخی شعور و آگہی کی علمی سطح کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

ع ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے

آخر میں روزنامہ ''جنگ'' ہی کے ایک اور کالم نگار اور ایک دیانت دار و مستعد پولیس افسر جناب ذوالفقار احمد چیمہ صاحب کے کالم کا ایک اقتباس ملاحظہ کیجیے، وہ اپنے حالیہ دورۂ ترکی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> ''ترکی میں بہت سے نوجوانوں، دانشوروں، پی ایچ ڈی ڈاکٹروں اور پولیس افسروں سے ملاقاتیں ہوئیں، عالمی حالات، ساؤتھ ایشیا، پاکستان کے مسائل، دہشت گردی، ترکی کی بے مثال ترقی پر بات ہوتی رہی اور چلتے چلتے پاکستان میں دکھائے جانے والے عثمانی سلطنت اور سلطان سلیمان اور حورم پر بنائے جانے والے ڈرامے پر جا پہنچی۔ کوشش کے باوجود ڈرامے کے بارے میں مثبت رائے رکھنے والا کوئی شخص نہ مل سکا۔ ہر شخص نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ کسی نے ڈرامے کو rubbish کسی نے nonsense کہا اور زیادہ تر نے distortion of history قرار دیا۔ ایک باخبر شخص نے بتایا کہ ڈرامے کی مصنفہ (جو وفات پا چکی ہیں) نے وصیت کی تھی کہ اسے بعد از مرگ دفنانے کی بجائے جلا دیا جائے۔ اس سے آپ موصوفہ کے خیالات اور اسلام اور مسلم حکمرانوں کے بارے میں ان کے جذبات کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ڈرامے میں جس طرح کی خرافات دکھائی گئی ہیں یہ عظیم الشان حکمران کی شخصیت کے ساتھ گھٹیا اور بھونڈا انداق ہے۔ یہ تاریخ نہیں یہ صرف مصنفہ کے پراگندہ ذہن کی پیداوار ہے۔'' (مورخہ ۴/دسمبر ۲۰۱۳)

الایّام: مجلسِ تحقیق برائے اسلامی تاریخ وثقافت، کراچی جلد:۴، شمارہ:۲، جولائی۔دسمبر۲۰۱۳ء

خودنوشت آپ بیتیاں

راشد اشرف☆

گزشتہ تین برسوں سے تخلیق کے مراحل طے کرنے والی زیرِنظر فہرست پاکستان اور ہندوستان سے شائع ہونے والی خودنوشت آپ بیتیوں/ یادداشتوں پر مشتمل ہے اور اس میں طوالت کے خوف سے سوانح عمریوں اور پاکستانی و ہندوستانی ادب کے معماروں کے سلسلوں کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔ جبکہ راقم کی ویب سائٹ www.wadi-e-urdu.com پر موجود وعدد 'سافٹ لنکس' میں سوانح عمریوں کے سرورق بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ مذکورہ فہرست میں چند اہم سوانحی ناولوں کے نام بھی شامل کیے گئے ہیں۔ ان میں احمد بشیر اور ظفر اللہ پوشنی وغیرہ کی کتابیں شامل ہیں۔ محض چند انتہائی اہم کتابوں کو چھوڑ کر انگریزی سے اردو میں ترجمہ کی گئی خودنوشتوں (اداکاروں اور سیاسی شخصیات) کو فہرست کا حصہ نہیں بنایا گیا ہے البتہ ایسے تراجم کو شامل کیا گیا ہے جو برصغیر پاک و ہند سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے تحریر کی ہیں۔ ان میں موسی رضا کی بلبلیں نواب کی، ہارون ابن علی کی ان دیکھی گہرائیاں جیسی اہم و تاریخی کتابیں شامل ہیں۔ چند منظوم خودنوشتیں بھی فہرست کا حصہ ہیں، اسی طرح چند سیاسی شخصیات کی اردو میں تحریر کردہ خودنوشتیں بھی فہرست میں شامل کی گئی ہیں۔ کچھ ایسی اہم خودنوشتیں بھی فہرست میں شامل کی گئی ہیں جو شاعری کے مجموعوں کے ساتھ شائع ہوئی تھیں مثال کے طور پر دلاور فگار کی 'انگلیاں فگار اپنی'۔ اسی طرح آپ بیتی کے رنگ میں لکھے مقدموں اور دیباچوں میں چند اہم نام یہ ہیں۔ سوز و ساز از حفیظ جالندھری، شعر و حکمت از حکیم نیر واسطی، صراط الحمید از الیاس برنی، نقوشِ شہاب از سید مسعود حسن شہاب دہلوی۔ (بحوالہ 'کتابیں ہیں چمن اپنا')

راقم کے نجی کتب خانے میں پاک و ہند سے شائع ہوئی خودنوشتوں کا مناسب ذخیرہ موجود ہے اور ان میں سے پچاس برس یا اس سے قبل شائع ہوئی کئی نایاب خودنوشتوں کو انٹرنیٹ پر ہر خاص و عام کے مطالعے و استفادے کی غرض سے شامل کیا جاچکا

☆ انجینئر راشد اشرف، کراچی۔ zest70pk@gmail.com

غیر قانونی طور پر بھی دونوں ممالک میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اس نوعیت کے کاموں میں ہمیشہ کہیں نہ کہیں کمی یقیناً رہ جاتی ہے۔ راقم نے اپنی جانب سے پوری کوشش کی ہے کہ اس کام کا مناسب طریقے اور درست سمت میں آغاز کیا جائے۔ قارئین سے یہی درخواست ہے کہ اگر ان کے علم میں پاک و ہند سے شائع ہونے والی ایسی خودنوشتوں کے نام ہوں جو زیر نظر فہرست میں شامل ہونے سے رہ گئی ہیں تو درج ذیل ای میل پتے پر آگاہ فرمائیں۔ علاوہ ازیں جن خودنوشتوں کے سامنے☆ لگا ہے اس کا مطلب ہے کہ مذکورہ کتاب کے ناشر یا سنہ اشاعت کے بارے میں معلومات درکار ہیں۔

❀❀❀

نمبر شمار	مصنف	تصنیف	اشاعت
۱	آغا اشرف	ایک دل ہزار داستان	آتش فشاں پبلشر، لاہور، فروری ۱۹۸۹
۲	آغا بابر	خدوخال	سنگ میل، لاہور، ۲۰۰۳
۳	آغا ثاقب سلیمانی	آئینہ ایام	ماؤنٹین ڈیو کمیونیکیشن، کراچی، ۱۹۹۱
۴	آغا جانی کشمیری	سحر ہونے تک	ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، ۱۹۶۴
۵	آغا خان (سر)	آپ بیتی	اسماعیلیہ ایسوسی ایشن، کراچی، ۱۹۵۵
۶	آغا سہیل	خاک کے پردے	ارتقاء مطبوعات، لاہور، ۲۰۰۴
۷	آغا شیدا کشمیری	آتش زیر پا	مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور، ۱۹۹۳
۸	آفاق صدیقی	صبح کرنا شام کا	طاہر پبلیکیشنز، کراچی، جولائی ۲۰۰۰
۹	آفتاب احمد (میجر)	اٹک قلعے سے	مکتبہ فکر و دانش، لاہور، ۱۹۸۰
۱۰	آفتاب احمد (میجر)	جنرل کے قلعے سے ملکہ کی جیل میں	جمہوری پبلیکیشنز، ۲۰۱۳
۱۱	آل احمد سرور	خواب باقی ہیں	سنگ میل، لاہور، ۱۹۸۵
۱۲	آئی۔اے۔آفتاب	فرشتے کی ایف آئی آر	ساگر پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۱۱
۱۳	ابرار احمد	نقوش زندگی	☆
۱۴	ابوالاعجاز حفیظ صدیقی	یادوں کی دھول	سانجھ پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۱۱ (پہلا ایڈیشن ۱۹۹۲)
۱۵	ابوالامتیاز ع۔س۔مسلم	لمحہ بہ لمحہ زندگی	القرا انٹر پرائز، لاہور، ۲۰۰۵
۱۶	ابوالحسن علی ندوی	کاروان زندگی	مجلس نشریات اسلام، کراچی، ۱۹۸۳
۱۷	ابوالحسن نغمی	بتیس برس امریکہ میں	سنگ میل، لاہور، ۲۰۰۶

۴۲	اختر حسین رائے پوری	گرد راہ	المسلم پبلشر، لاہور، ۱۹۹۳
۴۳	اختر حمید خان	کومیلا سے اورنگی تک	آج پرنٹنگ پریس، کراچی، ۱۹۹۹
۴۴	اخلاق احمد دہلوی	یادوں کا سفر	مکتبہ عالیہ، لاہور، ۱۹۹۹
۴۵	ادا جعفری	جو رہی سو بے خبری رہی	دانیال، کراچی، ۱۹۹۵
۴۶	اسحاق (میجر)	شتر غمزے	نیولائن پرنٹرز، لاہور، ۲۰۱۰
۴۷	اسرار احمد سہاوری	سرمایہ حیات	فروغ ادب اکادمی، گوجرانوالہ، ۱۹۹۲
۴۸	اسعد گیلانی	قافلہ سخت جان	مکتبہ تجلی، دیوبند، فروری ۱۹۶۵
۴۹	اسعد گیلانی، سید	مشرقی پاکستان کی یادیں	حرا پبلیکیشنز، لاہور، ۱۹۷۹
۵۰	اسلم بدر	پندار کا صنم کدہ	گرافک پرنٹرز، کولکتا، ۲۰۱۳
۵۱	اسلم ہندی	رازدان حیات	لکھنؤ، ۱۹۷۵
۵۲	اسماعیل صدیقی	لخت لخت داستان	دوست پبلیکیشنز، اسلام آباد، ۲۰۰۱
۵۳	اشتیاق عارف	یادوں کی بازیافت	مسلم ایجوکیشنل پریس، علی گڑھ، ۲۰۰۹
۵۴	اشرف تنویر	میں۔مولانا عبدالستار نیازی	آتش فشاں پبلشر، لاہور، ۱۹۹۱
۵۵	اشفاق نقوی	گزرے تھے ہم جہاں سے	آزاد انٹرپرائز، لاہور، ۱۹۹۹
۵۶	اشفاق نقوی	پاپ بیتی	نیولائن پبلشر، لاہور، ۲۰۰۹
۵۷	اصغر سادات پوری	جو ہو ذوق یقیں پیدا	سادات پوری فلاحی تنظیم، کراچی، ۲۰۰۲
۵۸	اصغر شاد	پوچھ مجھ سے	روہتاس بکس، لاہور، ۱۹۹۰
۵۹	اصغر علی خان	ماضی کے دریچوں سے	لائبریری پروموشن بیورو، کراچی، ۲۰۰۳
۶۰	اطہر پرویز	علی گڑھ سے علی گڑھ تک	مکتبہ جامعہ، نئی دہلی، دسمبر، ۱۹۷۷۔ اشاعت ثانی: ۲۰۱۲
۶۱	اطہر صدیقی	میں کیا میری حیات کیا (حصہ اول)	ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، ۲۰۰۳
۶۲	اطہر صدیقی	میں کیا میری حیات کیا (حصہ دوم)	ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، ۲۰۰۳
۶۳	اطہر مبارک پوری	کاروان حیات	فرید بک ڈپو، دہلی، نومبر ۲۰۰۳
۶۴	اعتبار ساجد	یادیں باقی رہ جاتی ہیں	بلسام پبلشر، لاہور، ۲۰۱۱
۶۵	اعجاز حسین	میری دنیا	کاروان پبلشر، الہ آباد، ۱۹۶۵
۶۶	اعجاز الحق قدوسی	میری زندگی کے پچھتر سال	مکتبہ اسلوب، کراچی، ۱۹۹۸

۹۳	انور	یادیں	اقرا پبلشر، لاہور، ۱۹۹۶
۹۴	انور احسن صدیقی	دل پرخوں کی اک گلابی سے	شہرزاد، کراچی، ۲۰۱۲
۹۵	انور اقبال قریشی	وہ بلندی یہ پستی	عزیز بک ڈپو، لاہور، ۱۹۷۳
۹۶	انور چودھری	باکسنگ کی مسیحائی کے ۵۰ سال	پاکستان باکسنگ فیڈریشن، ۲۰۰۹
۹۷	انور رضا	یادوں کے جھروکے	نصر الاقبا پبلشر، راولپنڈی، ۱۹۷۶
۹۸	انیس احمد	لکھنؤ سے کراچی تک	بزم تخلیق ادب، کراچی، ستمبر ۲۰۰۰
۹۹	انیس ناگی	ایک ادھوری سرگزشت	جمالیات، لاہور، ۲۰۰۷
۱۰۰	اویس احمد دوراں	میری کہانی	تخلیق کار پبلشر، نئی دہلی، ۱۹۹۹
۱۰۱	اے۔این۔کے۔ترین	مجھے یاد ہے سب ذرا ذرا	نمود پبلیکیشنز، لاہور، ۱۹۹۶
۱۰۲	اے۔پی۔جے۔عبدالکلام	پرواز	بک ہوم، لاہور، ۲۰۱۰
۱۰۳	اے۔جی۔خان	یادوں کا سفر	کراچی، ۱۹۸۳، ۱۹۸۹
۱۰۴	اے۔حمید	امرتسر کی یادیں	مکتبہ عالیہ، لاہور، ۱۹۹۱
۱۰۵	اے۔حمید	لاہور کی یادیں	سنگ میل، لاہور، ۲۰۰۰
۱۰۶	ایس منظور مصطفیٰ	غبار سفر	کل پاک حلقہ ادب، کراچی، ۲۰۰۳
۱۰۷	ایس ایم ادریس	بسنگ آمد	فیروزسنز، لاہور، ۱۹۷۰
۱۰۸	ایس ایم ظفر	سینیٹر ایس ایم ظفر کی کہانی ان کی زبانی	ساگر پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۱۳
۱۰۹	ایس۔این۔خان	ان کی باتیں ہماری یادیں	کتاب میں درج نہیں، مئی ۲۰۰۴
۱۱۰	اے۔کے۔خالد	فرد حیات	ویژن پبلشر، لاہور، جون ۲۰۱۰
۱۱۱	اے۔کے۔خان	رو میں ہے رخش عمر	جیسمینا پبلشر، کراچی، ۲۰۰۵
۱۱۲	ایل۔کے۔ایڈوانی	میرا وطن میری زندگی	روپا پبلشر، نئی دہلی، ۲۰۰۹
۱۱۳	ایم آر زمرد	یادوں کے کارواں	ایس ٹی پرنٹر، راولپنڈی، ۱۹۸۲
۱۱۴	ایم اقبال	گونج۔چند یادیں چند باتیں	ناشر: اشفاق نقوی، لاہور، ۱۹۸۵
۱۱۵	ایم ایف حسین	ایم ایف حسین کی کہانی اپنی زبانی	احمد مقصود حمیدی، ناشر، کراچی، دسمبر ۲۰۰۴
۱۱۶	ایم ایم حسن	پولیس ملازمت کے چھتیس برس	الحمرا پبلیکیشنز، اسلام آباد، اکتوبر ۲۰۰۱
۱۱۷	ایم نسیم راجپوت	بجریا سے روشنی منزل تک	روشنی منزل، ملیر، کراچی، دسمبر ۲۰۰۷
۱۱۸	بانو قدسیہ	راہ رواں	سنگ میل، لاہور، ۲۰۱۱

۱۴۵	پیر اسلم شاہ	ڈائری	کوہاٹ	☆
۱۴۶	پیر حقانی	سرگزشت زنداں		☆
۱۴۷	پیر سید نصیر الدولہ	زندگی یک طرفہ تماشہ	گجرات، ۲۰۰۸	☆
۱۴۸	پیر سید نصیر الدولہ	زندگی میرے دنوں میں	گجرات، ۲۰۰۸	☆
۱۴۹	تجمل حسین	جو بچے ہیں سنگ	سنگ میل، لاہور، ۲۰۰۷	
۱۵۰	تجمل حسین ملک	میری جہد وجہد کی داستان	اگست، ۱۹۹۶	☆
۵۱	تصدق حسین راجہ	جادہ حیات	عینی پبلیکیشنز، راولپنڈی، جون ۱۹۸۳	
۱۵۲	تصدق حسین راجہ	متاع فقیر	رومیل پبلشنگ، لاہور، ۲۰۰۸	
۱۵۳	تصدیق حسین راجہ	داستاں میری	مکتبہ دانیال، اسلام آباد، فروری ۱۹۹۵	
۱۵۴	تنویر خالد	زندگی کا سفر	اے جی پرنٹنگ سروسز، کراچی، ۲۰۱۰	
۱۵۵	توصل حسین صدیقی	منزل ہے کہاں تیری	لندن سے مصنف نے شائع کی، ۲۰۰۴	
۱۵۶	توصیف تبسم	بند گلی میں شام	عکاس پبلیکیشنز، اسلام آباد، ۲۰۱۲	
۱۵۷	توصیف چغتائی	کچے دھاگے سے بندھی یادیں	تناشا کیمونیکیشن، کراچی، ۱۹۹۵ لاثانی پرنٹر، کراچی، ۲۰۰۵	
۱۵۸	ٹی ایل رڈل	سادھو سندر سنگھ کی سرگزشت	مسیحی اشاعت خانہ، لاہور، ۱۹۸۸	
۱۵۹	ثاقب زیروی	تجربات جو ہیں امانت حیات کی	ناشر: زاہد فاروق احمد، کینیڈا، جون ۲۰۰۷	
۱۶۰	ثناء امرتسری	حیات ثنائی		☆
۱۶۱	جانباز مرزا	آتش کدہ		☆
۱۶۲	جانباز مرزا	بڑھتا ہے ذوق جرم	لاہور،	☆
۱۶۳	جاوید اختر چودھری	سوہاوہ۔ میری بستی میرے لوگ	مہر بک فاؤنڈیشن، امریکہ، ۲۰۰۷	
۱۶۴	جاوید اقبال	اپنا گریباں چاک	سنگ میل، لاہور، ۲۰۰۳	
۱۶۵	جاوید اقبال	زندہ رو (اول، دوم، سوم)	شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۷۶، ۱۹۸۱، ۱۹۸۸	
۱۶۶	جاوید شاہین	میرے ماہ وسال	دستاویز پبلشر، لاہور، ۱۹۹۷	
۱۶۷	جاوید نعمانی	جو مجھ پر گزری	کتاب میں درج نہیں	
۱۶۸	جاوید ہاشمی	میں باغی ہوں	ساگر پبلشر، لاہور، ۲۰۰۵	

۱۹۲	چودھری نذیر احمد خان	کلام نرم ونازک	☆
۱۹۳	چوہدری افضل حق	میرا افسانہ	تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور، ۱۹۴۳ (تیسری بار: 1995)
۱۹۴	چوہدری سردار محمد	متاع فقیر	سنگ میل، لاہور، ۱۹۹۹
۱۹۵	چوہدری خلیق الزماں	شاہراہ پاکستان	انجمن اسلامیہ، پاکستان، ۱۹۶۷
۱۹۶	چوہدری محمد یوسف	کاروان یوسف	مطبوعات حرمت، اسلام آباد، ستمبر ۱۹۹۷
۱۹۷	چوہدری محمد علی ردولوی	میرا مذہب	☆
۱۹۸	حاذق الخیری	جاگتے لمحے	فیروزسنز، لاہور، مئی ۲۰۱۲
۱۹۹	حافظ قدرت اللہ	داستان حافظ بزبان حافظ	کینیڈا، ۲۰۰۲
۲۰۰	حافظ لدھیانوی	یادوں کے انمول خزانے	جنگ پبلیکیشنز، لاہور، جولائی ۱۹۹۱
۲۰۱	حبیب الرحمٰن	چند یادداشتیں	بہادر یار جنگ اکیڈمی، کراچی، ۱۹۸۶
۲۰۲	حبیب الرحمان خان	کاروان حیات	اکادمی آف ایجوکیشنل ریسرچ، کراچی، ۲۰۰۴
۲۰۳	حبیب تنویر	پردہ کھلتا ہے	ولی کتاب گھر، دہلی، مئی ۲۰۱۳
۲۰۴	حبیب جالب	جالب بیتی۔ جالب کی کہانی خود ان کی زبانی	جالب پبلیکیشنز، لاہور، اپریل ۲۰۰۹
۲۰۵	حبیب ضیاء	بڑے گھر کی بیٹی	شگوفہ پبلیکیشنز، حیدرآباد دکن، ۲۰۰۶
۲۰۶	حزیں کاشمیری	متاع عزیز	☆
۲۰۷	حسن البنا/سید معروف شاہ شیرازی	حسن البنا کی یادداشتیں	احیائے اسلام اکیڈمی، (سنہ ندارد)
۲۰۸	حسن عابدی	جنوں میں جتنی بھی گزری	پاکستان اسٹڈی سینٹر، جامعہ کراچی، ۲۰۰۵
۲۰۹	حسن عسکری کاظمی	حاصل عمر گریزاں	اظہار پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۱۱
۲۱۰	حسن نواز گردیزی	غبار زندگی	فکشن ہاؤس، لاہور، ۱۹۹۷
۲۱۱	حسین احمد مدنی	نقش حیات	مکتبہ دینیہ دیوبند، ہندوستان، ۱۹۵۴
۲۱۲	حشمت اللہ لودھی	آتا ہے یاد مجھ کو	سید اینڈ سید پبلشر، کراچی، دسمبر ۲۰۰۸
۲۱۳	حفیظ نعمانی	روداد قفس	تنویر پریس، لکھنؤ، ۲۰۰۰
۲۱۳	حق نواز اختر	مرد آہن (اول/دوم)	دانیال اکادمی، کراچی، مئی ۲۰۰۶

۲۳۹	دیوان سنگھ مفتون	ناقابل فراموش	دہلی پبلشر، دہلی، ۱۹۵۷
۲۴۰	ڈی ڈی ٹھاکر	یادوں کے چراغ	ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، نئی دہلی، ۲۰۰۶
۲۴۱	ذکیہ بلگرامی	روحانی سفر۔ یادوں کی مالا	طاہر سنز، لاہور، مارچ ۲۰۱۰
۲۴۲	ذوالفقار علی بخاری	سرگزشت	غالب پبلشر، لاہور، اگست ۱۹۹۵ (پہلا ایڈیشن: ۱۹۶۶)
۲۴۳	راجندر پرساد	اپنی کہانی	شمع بک ڈپو، دہلی، ۱۹۶۱
۲۴۴	راجندر پرشاد	باپو کے قدموں میں	علی گڑھ، ۱۹۵۳
۲۴۵	راجہ الطاف حسین	ایک سپاہی کی حیران کن کہانی	ناشر: انصار حسین، ۱۹۹۲
۲۴۶	راجہ انور	بڑی جیل سے چھوٹی جیل تک	کلاسک، لاہور، ۱۹۹۱، (تیسرا ایڈیشن)
۲۴۷	راحت لطیف	راحت بیتی اور بھٹو کے آخری ایام	ساگر پبلشر، لاہور، ۲۰۱۱
۲۴۸	راشدہ نثار	آپ اپنی تماشائی	گلبن، کراچی، ۲۰۰۹
۲۴۹	رالف رسل	جوئندہ یابندہ	آج پرنٹنگ پریس، کراچی، ۲۰۰۷
۲۵۰	رام پرشاد بسمل	رام پرشاد بسمل کی آپ بیتی	قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، دہلی، ۲۰۰۳
۲۵۱	رام لعل	کوچہ قاتل	نصرت پبلشر، لکھنؤ، ۱۹۹۵
۲۵۲	رانا تاب عرفانی	اُپلوں کا دھواں	عالمی لائبریری، لاہور، جون ۱۹۹۳
۲۵۳	رانا نذر الرحمٰن	صبح کرنا شام کا	الحمد پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۱۳
۲۵۴	رحم علی الہاشمی	یادیں	مصنف نے لکھنؤ سے شائع کی، ۱۹۸۱
۲۵۵	رحیم گل	داستان چھوڑ آئے	علی برادرز، لاہور، ۱۹۷۷
۲۵۶	رشید احمد صدیقی	آشفتہ بیانی میری	کوہ نور پریس، نئی دہلی، ۱۹۷۳
۲۵۷	رشید امجد	تمنا بیتاب	حرف اکادمی، راولپنڈی، ستمبر ۲۰۰۱
۲۵۸	رشید طالب اکبرآبادی	چہرے	گوشہ تعریف، کراچی، جون ۱۹۹۸
۲۵۹	رشید عمر تھانوی	یادوں کی باتیں	دنیائے ادب، کراچی، ۲۰۰۴
۲۶۰	رضا علی عابدی	اخبار کی راتیں	سنگ میل، لاہور، ۲۰۱۱
۲۶۱	رضا علی عابدی	ریڈیو کے دن	سنگ میل، لاہور، ۲۰۱۱

۲۸۸	ساقی فاروقی	آپ بیتی۔ پاپ بیتی	اکادمی بازیافت، کراچی، جنوری ۲۰۰۸
۲۸۹	سبوحہ خان	دلی سے ڈیفنس تک	کراچی اسٹڈی سرکل، ۱۹۹۸
۲۹۰	ستیہ پال آنند	کتھا چار جنموں کی	بزم تخلیق ادب، کراچی، جون ۲۰۱۳
۲۹۱	سجاد حسین	شکست آرزو	اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی، ۲۰۱۲
۲۹۲	سجاد نقوی	کچھ دیر پہلے نیند سے	العصر پبلی کیشنز، لاہور، مارچ ۲۰۰۹
۲۹۳	سحاب قزلباش	چہرے	اشارات پبلیکیشنز، کراچی، مارچ ۲۰۰۲
۲۹۴	سحاب قزلباش	میرا کوئی ماضی نہیں	فضلی سنز، کراچی، ۱۹۹۵
۲۹۵	سحاب قزلباش	ملکوں ملکوں شہروں شہروں	مکتبہ دانیال، کراچی، ۲۰۰۲
۲۹۶	سخی محمد بھٹہ	گل سے گلدستہ	پی پی اے پبلیکیشنز، اسلام آباد، ۲۰۱۲
۲۹۷	سردار جعفری	لکھنؤ کی پانچ راتیں اور دوسری یادیں	مکتبہ سیدین، کراچی، اپریل ۱۹۸۵
۲۹۸	سردار شوکت حیات خان	گم گشتہ قوم	جنگ پبلیکیشنز، لاہور، دسمبر ۱۹۹۵
	سردار شوکت علی	آپ بیتی۔ جگ بیتی۔ ہڈ بیتی	فکشن ہاؤس، لاہور، ۲۰۱۲
۲۹۹	سردار عبدالرب نشتر/آغا مسعود حسین	آزادی کی کہانی میری اپنی زبانی	کراچی، (سنہ ندارد)
۳۰۰	سردار فاطمہ احمد	حکایات پارینہ۔ یا داستان گم گشتہ	جے کے پرنٹر، نئی دہلی، ۱۹۹۹
۳۰۱	سردار محمد چوہدری	جہان حیرت	بیت الحکمت، لاہور، ۲۰۰۵
۳۰۲	سرفراز حسین قاری	تذکرہ قاری	قاری بک ڈپو، راولپنڈی، مئی ۱۹۱۷
۳۰۳	سعد راشد الخیری	آپ بیتی جگ بیتی	فکشن ہاؤس، لاہور، ۲۰۰۴
۳۰۴	سعید اللہ قاضی	تصویر حیات	ادارہ تعلیمی تحقیق، لاہور، ۲۰۰۲
۳۰۵	سعیدہ اختر	دھند میں سائے	پاکستان بکس اینڈ لٹریری ساؤنڈز، لاہور، ۱۹۹۴
۳۰۶	سعیدہ بانو احمد	ڈگر سے ہٹ کر	دارالنوادر، لاہور، ۲۰۰۶
۳۰۷	سکے دار	ہوک	حکایات پبلشر، لاہور، ۲۰۰۳
۳۰۸	سلطان محمد خان	چمن پہ کیا گزری	عشبہ پبلشر، کراچی، ۲۰۰۶
۳۰۹	سلیم اختر	نشان جگر سوختہ	سنگ میل، لاہور، ۲۰۰۵
۳۱۰	سلیم کاشمیری	سفر کہانی	ویلکم بک پورٹ، کراچی، ۲۰۰۹
۳۱۱	سمیع اللہ قریشی	بیتے لمحوں کی چاپ	بک ہوم، لاہور، ۲۰۰۹

۳۳۶	سید عبدالقیوم	تذکرہ	☆
۳۳۷	سید علی باقر نقوی	یادوں کا سفر	رائٹرز بک فاونڈیشن، کراچی، جنوری ۲۰۱۱
۳۳۸	سید علی حسن	ایام کہن	حرا فاونڈیشن، کراچی، ۲۰۰۴
۳۳۹	سید علی رضا	ہمارے زمانے۔ گاؤں سے دارالحکومت تک۔ جلد اول و دوم	کراچی، ۱۹۹۹
۳۴۰	سید علی گیلانی	روداد قفس	انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، اسلام آباد، جنوری ۱۹۹۵ (تیسرا ایڈیشن)
۳۴۱	سید علی گیلانی	ولر کنارے	ملت پبلیکیشنز، سری نگر، فروری ۲۰۱۱
۳۴۲	سید غلام عباس	ہم ہی سو گئے داستاں کہتے کہتے	الباسط پرنٹر، کراچی، دسمبر ۲۰۰۷
۳۴۳	سید قاسم محمود	شاہ ایران کی آپ بیتی	مکتبہ شاہکار، کراچی، ۱۹۸۱
۳۴۴	سید قمر عباس	وزیر جیل سے اسیر جیل تک	بینظیر بکس، لاہور، جنوری ۲۰۰۹
۳۴۵	سید کمال	داستان کمال	الحسن اکیڈمی، کراچی، دسمبر ۱۹۹۸
۳۴۶	سید لقا علی	سرگزشت	☆
۳۴۷	سید محمد ٹونکی	آ بگینے	ہندوستان ☆
۳۴۸	سید محمد عقیل	گئو دھول	انجمن تہذیب نو، الہ آباد، نومبر ۱۹۹۵
۳۴۹	سید محمد منظر ساداتپوری	پس منظر	اکادمی بازیافت، کراچی، جنوری ۲۰۰۳
۳۵۰	سید محمد نبی	پیشہ وکالت	☆
۳۵۱	سید مختار علی کہوروی	مجبور قیادت	خاور نظامی، کراچی، (سنہ ندارد)
۳۵۲	سید مسعود الحسن زیدی	علی گڑھ کی یادیں علی گڑھ کی باتیں	کلاسک، لاہور، (سنہ ندارد)
۳۵۳	سید مسعود زیدی	میری کہانی میری زبانی	کلاسک، لاہور، ۲۰۰۵
۳۵۴	سید مشتاق علی	یادوں کی خرافات	علی پبلشنگ ہاؤس، کراچی، مئی ۱۹۷۶
۳۵۵	سید مظفر حسن	میری سیاسی سرگزشت	الہ آباد ☆
۳۵۶	سید مظفر حسین	عرض و سماع	انجمن ترقی اردو، کراچی، ۱۹۹۰
۳۵۷	سید مظہر حسین	سفارت کار کی سرگزشت	شعبہ تصنیف و تالیف، جامعہ کراچی، ۲۰۰۲
۳۵۸	سید معراج نیر	پلک بسیرے	الوقار پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۰۸

۳۸۵	شمیم الدین	یادوں کے دریچے	پاکستان اسلامک فورم، کراچی، ۲۰۱۰
۳۸۶	شمیم جیراج پوری	کچھ یادیں کچھ باتیں	ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی، ۲۰۰۲
۳۸۷	شورش کاشمیری	بوئے گل نالہ دل	مکتبہ چٹان، لاہور، ۱۹۹۴
۳۸۸	شوکت تھانوی	کچھ یادیں کچھ باتیں	ادارہ فروغ اردو، لاہور، ۱۹۶۴
۳۸۹	شوکت تھانوی	مابدولت	ادارہ فروغ اردو، لاہور، ۱۹۴۹
۳۹۰	شوکت حسین رضوی/احمد منیر	نور جہاں کی کہانی میری زبانی	آتش فشاں پبلشر، لاہور، ۲۰۰۱
۳۹۱	شوکت کیفی	یاد کی رہ گزر	مکتبہ دانیال، کراچی، ۲۰۰۶
۳۹۲	شوکت واسطی	جھوٹ کی عادت نہیں مجھے	بزم علم وفن، اسلام آباد، ☆
۳۹۳	شوکت واسطی	کہتا ہوں سچ	بزم علم وفن، پاکستان، ۱۹۹۱
۳۹۴	شہاب الدین دسنوی	دیدہ وشنیدہ	مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، نئی دہلی، جون ۱۹۹۳
۳۹۵	شہاب الدین رحمت اللہ	شہاب بیتی	پرنٹ میڈیا پبلکیشنز، کراچی، (سنہ ندارد)
۳۹۶	شہاب الدین گوادری	یادیں اور باتیں	رحیم آرٹ پرنٹر، کراچی، مئی ۲۰۰۱
۳۹۷	شہرت بخاری	کھوئے ہوؤں کی جستجو	سنگ میل، لاہور، ۱۹۹۷
۳۹۸	شیخ انعام منظور	کچھ یادیں	پنجند اکیڈمی، لاہور، ۲۰۱۰
۳۹۹	شیخ ایاز	دنیا ساری خواب	الفاظ پبلشر، لاہور، ۱۹۹۸
۴۰۰	شیخ حسام الدین	غبار کارواں	مجلس احرار، ملتان، ۱۹۶۸
۴۰۱	شیخ عبداللہ علیگ	تاثرات ومشاہدات	☆
۴۰۲	شیخ محمد عبداللہ	آتش چنار	چوہدری اکیڈمی، لاہور، ۱۹۸۵
۴۰۳	شیخ محمد نقی	ذکر نعمت	☆
۴۰۴	شیخ منظور الٰہی	درِ دلکشا	سنگ میل، لاہور، ۱۹۹۹
۴۰۵	شیخ منظور الٰہی	سلسلہ روز وشب	نقوش پریس، لاہور، ۱۹۸۷
۴۰۶	شیخ منظور الٰہی	ہم کہاں کے دانا تھے	سنگ میل، لاہور، ستمبر ۲۰۱۲
۴۰۷	شیر افضل خان بریکوٹی	تاریخ روزگار	شعیب سنز، سوات، ۲۰۱۲
۴۰۸	شیر شاہ سید	وہ صورت گر کچھ خوابوں کا	شہرزاد، کراچی، ۲۰۱۳

۴۳۴	ظفر اللہ خان	تحدیث نعمت	ڈھاکہ بینو ولینٹ ایسوسی ایشن، ۱۹۷۱ء
۴۳۵	ظفر حسن ایبک	آپ بیتی	منصور بک ڈپو، لاہور، ۱۹۶۴
۴۳۶	ظہور اختر اعوان	کاظم علی جوان	الوقار پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۹
۴۳۷	ظہیر احمد	ایک صحافی کی یاداشتیں	نیا دور پبلشر، حیدر آباد، سندھ، ۱۹۸۴
۴۳۸	ظہیر الدین احمد خان	یادایام	مصنف نے کراچی سے شائع کی، ۲۰۰۳
۴۳۹	ظہیر الدین دہلوی	داستان غدر	مطبع کریمی، دہلی، ۱۹۱۰
۴۴۰	ظہیر صدیقی	نصف صدی کا قصہ ہے	تخلیقات، لاہور، ۲۰۱۱
۴۴۱	عابد حسین	حیات عابد	مکتبہ جامعہ، نئی دہلی، ۱۹۸۴
۴۴۲	عابد سہیل	جو یادرہا	اردو اکادمی، دہلی، ۲۰۱۲
۴۴۳	عابد علی	مزدور سے منسٹر	بمبئی، ۱۹۶۸
۴۴۴	عابدہ رحمانی	زندگی اک سفر	۲۰۱۱ ☆
۴۴۵	عابدہ رحمانی	مجھے یاد ہے سب ذرا ذرا	الفتح پبلشر، راولپنڈی، مئی ۲۰۱۳
۴۴۶	عارف نقوی	یادوں کے چراغ	ماڈرن پبلشنگ ہاؤس، دہلی، ۲۰۰۵
۴۴۷	عاشق حسین بٹالوی	چند یادیں چند تاثرات	سنگ میل، لاہور، ۱۹۹۲
۴۴۸	عالیہ امام	شاخ ہری اور پیلے پھول	مکتبہ اظہر، کراچی، (سنہ ندارد)
۴۴۹	عبادت بریلوی	یادعہد رفتہ	ادارہ ادب وتنقید، لاہور، ۱۹۸۸
۴۵۰	عباس علی	نہ رہوں کسی کا دست نگر	دہلی، ۲۰۰۹
۴۵۱	عبدالجلیل خان جامعی	خواب درخشاں	مصنف نے کراچی سے شائع کی، ۲۰۱۲
۴۵۲	عبدالحفیظ خان	کتنی حسرتوں کے بعد	کتاب سرائے، لاہور، ۲۰۰۸
۴۵۳	عبدالرحیم، حکیم	جیل کی چاردیواری	مکتبہ جاوید، لاہور، نومبر ۱۹۸۶
۴۵۴	عبدالرزاق تھارا	یادوں کے دیے یادوں کے چراغ	تھارا انٹرنیشنل، کراچی، ۲۰۱۰
۴۵۵	عبدالرزاق خان ذاکر	یادیں	اسلام آباد، ۲۰۰۶ ☆
۴۵۶	عبدالرزاق فاضلی	نقوش رفتہ	کاشانہ اردو، کراچی، ۱۹۶۰
۴۵۷	عبدالرزاق فاضلی	یادایام	کاشانہ اردو، کراچی، (سنہ ندارد)
۴۵۸	عبدالروف صدیقی	پاکستان بنتے دیکھا، بگڑتے دیکھا	ٹریڈکر دنیکل، کراچی، ۲۰۰۶

۴۸۱	عبدالمجید قریشی	گزرا ہوا زمانہ	مکتبہ القریش، ملتان، ۲۰۰۱
۴۸۲	عبیدالرحمٰن	یاد ہے سب ذرا ذرا	شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ، جامعہ کراچی، مارچ ۲۰۰۳
۴۸۳	عتیق صدیقی	یادوں کے سائے	مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، نئی دہلی، ۱۹۷۴، (لاہور، ۲۰۱۲)
۴۸۴	عذرا عباس	میرا بچپن	سٹی بک پریس، کراچی، (دوسرا ایڈیشن) ۲۰۰۱
۴۸۵	عزیز احمد مغل/تنویر ظہور	جیون یادیں	نگارشات، لاہور، ۱۹۹۹
	عزیز ذوالفقار	قوس قزح۔ یادوں کے سات رنگ	نگارشات، لاہور، ۲۰۱۰
۴۸۶	عشرت رحمانی	عشرت فانی	سنگ میل، لاہور، ۱۹۸۵
۴۸۷	عصمت چغتائی	کاغذی ہے پیرہن	پبلکیشن ڈویژن پٹیالہ ہاؤس، دلی، ۱۹۹۴
۴۸۸	عطاءاللہ ہاشمی	یادیں ہماریاں	☆
۴۸۹	عطیہ بانو	روداد چمن	کراچی، ۲۰۰۴ ☆
۴۹۰	عطیہ داؤد	آئینے کے سامنے	آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، ۲۰۰۹
۴۹۱	علاؤالدین اختر	بے ربط باتیں مربوط یادیں	جنگ پبلشر، لاہور، مارچ 1991
۴۹۲	علی امجد	شاخ نہال غم	آج پرنٹنگ پریس، کراچی، ۲۰۰۵
۴۹۳	علی جواد زیدی	ہم قبیل	اترپردیش اردو اکادمی، لکھنؤ، ۱۹۹۰
۴۹۴	علی رحمٰن	عدالت عالیہ کے قاصد کی کہانی	صدیقی پبلشر، لاہور، جون ۲۰۱۱
۴۹۵	علی رضا	اعمال نامہ	ہندوستانی پبلشر، دہلی، ۱۹۴۳
۴۹۶	علی محتشم	یادوں کی باتیں	رائٹرز اکیڈمی، لاہور، ۱۹۸۴
۴۹۷	غازی احمد (سابق کرشن لال)	کفر کے اندھیروں سے نور اسلام تک	صدیقی ٹرسٹ، کراچی، ۱۹۸۳
۴۹۸	غلام جیلانی برق	میری داستان حیات	شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، (سنہ ندارد)
۴۹۹	غلام حسین ذوالفقار	جگر لخت لخت	مکتبہ خیابان ادب، لاہور، اپریل ۲۰۰۵
۵۰۰	غلام ربانی انور مروت	نقوش حیات	دارالنوادر، لاہور، فروری ۲۰۱۱
۵۰۱	غلام رسول راجیکی	حیات قدسی	دکن، پہلا حصہ ۱۹۵۱، پانچواں حصہ ۱۹۵۷
۵۰۲	غلام رسول مہر	مہر بیتی	الفیصل، لاہور، ۲۰۱۲
۵۰۳	غلام سرور	گوشے میں قفس کے	غلام سرور مرکز تحقیق، پٹنہ، ۲۰۰۱ (اشاعت سوم)

۵۲۹	فقیر سید وحید الدین	انجمن۔ذاتی یاداشتوں کا مجموعہ	لائن آرٹ پریس، کراچی، ۱۹۶۶
۵۳۰	فیاض احمد قادری	میں اور میرا گاؤں	بک ہوم، لاہور، ۲۰۱۳
۵۳۱	فیاض رفعت	زندگی ہے تو کہانی بھی ہوگی	معیار پبلیکیشنز، دہلی، ۲۰۱۲
۵۳۱	فیروز الدین	جہاد زندگی	فیروز سنز، لاہور، ۱۹۵۹
۵۳۳	فیروز الدین احمد	اوراق پریشاں	ایجوکیشنل پریس، کراچی، ۱۹۹۳
۵۳۴	فیروز خان نون	چشم دید	فیروز سنز، لاہور، جولائی ۱۹۶۷
۵۳۵	فیض احمد فیض	مہ و سال آشنائی	مکتبہ دانیال، کراچی، ۲۰۰۸، (چھٹا ایڈیشن)
۵۳۶	قاسم ضیاء	فل بیک	میدان پبلیکیشنز، لاہور، ۱۹۹۳
۵۳۷	قاضی اشفاق احمد بحری آبادی	آشفتہ زبانی میری	ناشر: ڈاکٹر شاہ عبدالسلام لکھنؤ، ۲۰۰۷
۵۳۸	قاضی جلیل عباسی	کیا دن تھے	دانش محل بک سیلر لکھنؤ، دسمبر ۱۹۸۵
۵۳۹	قاضی ذوالفقار احمد	منکہ ایک مدرس	☆
۵۴۰	قاضی عبدالقادر	یادوں کی تسبیح	نشریات، کراچی، اکتوبر ۲۰۱۰
۵۴۱	قاضی محمد لطافت حسین ہاشمی بدایونی	آپ بیتی	کتاب میں درج نہیں ☆
۵۴۲	قانتہ احمد	غیر مرئی عورتوں کا ملک	امریکہ، ۲۰۰۳
۵۴۳	قتیل شفائی	گھنگھرو ٹوٹ گئے	الحمد پبلشر، لاہور، ۲۰۰۷
۵۴۴	قدرت اللہ شہاب	شہاب نامہ	سنگ میل، لاہور، ۱۹۹۹ (بیسواں ایڈیشن)
۵۴۵	قدسیہ علیم صدیقی	حسین یادیں	☆
۵۴۶	قرۃ العین حیدر	کار جہاں دراز ہے	مکتبہ اردو ادب، لاہور، (سنہ ندارد)
۵۴۷	قطب الدین عزیز	سفارتی معرکے	کراچی، ۲۰۰۰
۵۴۸	قمر احمد علی خان	خودرو کی کہانی خود اس کی زبانی	فیروز سنز، لاہور، ۲۰۱۱
۵۴۹	قمر اعظم ہاشمی	سرسری اس جہاں سے گزرے	ہندوستان، ۲۰۰۹
۵۵۰	قمر علی عباسی	ایک عمر کا قصہ ہے	ویلکم بک پورٹ، کراچی، ۱۹۹۹
۵۵۱	قمر یورش	یادوں کے اجالے	☆
۵۵۲	قمر یوسف زئی	آپ بپتا	فکر و فن پبلشر، کراچی، ۲۰۰۲
۵۵۳	قیصر تمکین علوی	خبر گیر	اورینٹ پبلشر، لاہور، جون ۱۹۸۷
۵۵۴	قیصری بیگم	کتاب زندگی	فضلی سنز، کراچی، ۲۰۰۳

۵۸۰	لیاقت علی خان نیازی	ڈپٹی کمشنر کی ڈائری	صادق پبلشر، لاہور، ۲۰۰۲
۵۸۱	لیث قریشی	طوق حیات	القمر پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۰۵
۵۸۲	مبارک علی	در در ٹھوکر کھائے	فکشن ہاؤس، لاہور، ۱۹۹۶
۵۸۳	مبارک علی	لطف اللہ خان کی آپ بیتی	فکشن ہاؤس، لاہور، ۱۹۹۶
۵۸۴	مجید نظامی	جب تک میں زندہ ہوں	علم و عرفان پبلشر، لاہور، ۲۰۰۷
۵۸۵	محبوب احمد	آزاد ہند فوج کی کہانی	خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، ۱۹۹۳
۵۸۶	محبوب الرحمان فاروقی/محمد کاظم	آج، کل اور غبار کارواں	پبلیکیشنز ڈویژن حکومت ہند، ۲۰۰۰
۵۸۷	محبوب العالم	مجھے اعتراف ہے	بنگالی اکیڈمی، ڈھاکہ، ۱۹۶۴
۵۸۸	محبوب عالم	شرابی کی سچی سرگزشت	۱۸۹۲ ☆
۵۸۹	محسن مگھیانہ	انوکھا لاڈلا	جہانگیر بک ڈپو، لاہور، جولائی ۱۹۹۴
۵۹۰	محفوظ الحق حقی	علی گڑھ کے چار سال	علی گڑھ اولڈ بوئز ایسوی ایشن، حیدر آباد، سندھ، ۱۹۷۰
۵۹۱	محمد اجمل رحیم	کچھ یادیں کچھ باتیں	یوتھ ویلفئر ایسوسی ایشن، لاہور، ۱۹۸۴
۵۹۲	محمد احمد خان صمدانی	جائزہ	سنگ میل، لاہور، ۲۰۰۴
۵۹۳	محمد احمد سبزواری	کچھ لمحے میرے نصیبوں کے	لائبریری پروموشن بیورو، کراچی، ۲۰۰۷
۵۹۴	محمد اسحاق بھٹی	گزر گئی گزران	نشریات، لاہور، ۲۰۱۱
۵۹۵	محمد اسلام بھٹی	عدالت عالیہ تک کا سفر	نیاز مانہ پبلشر، لاہور، ۲۰۰۹
۵۹۶	محمد اسلم لودھی	لمحوں کا سفر	سدرہ امپوریم پبلشر، لاہور، ۲۰۰۹
۵۹۷	محمد اسلم لودھی	محبت	سدرہ امپوریم پبلشر، لاہور، جنوری ۲۰۱۱
۵۹۸	محمد اسمعیل صدیقی	دھند اور دھنک	دوست پبلیکیشنز، اسلام آباد، ۲۰۰۳
۵۹۹	محمد افضل سہیل	بہار زیست	ماورا بکس، لاہور، ۲۰۱۲
۶۰۰	محمد اقبال دیوان	جسے رات لے اڑی ہوا	شہرزاد، کراچی، ۲۰۱۰
۶۰۱	محمد اقبال شیدائی	انقلابی کی سرگزشت	☆
۶۰۲	محمد اکبر خان رنگروٹ	میری آخری منزل	الفیصل، لاہور، ۲۰۰۶
۶۰۳	محمد اکبر زار	نارستان	☆
۶۰۴	محمد اکرم خان	میں تو بھارتی جاسوس نہیں تھا	جنگ پبلشر، لاہور، دسمبر ۱۹۹۶

۶۲۹	محمد شفیق	کچھ یادیں کچھ سفر	شفیق سائیکاٹرک کلنک، پشاور،۲۰۱۲
۶۳۰	محمد شیر علی خان پاٹولی	پاکستان اور ہندوستان میں سیاست اور سپاہ گری کی روداد	مکتبہ کاروں، لاہور،۱۹۸۳
۶۳۱	محمد صابر	فرد حقیقت	مصنف نے آزاد کشمیر سے شائع کی،۲۰۰۳
۶۳۲	محمد صدیق	ذوق پرواز	نشریات، لاہور،۲۰۰۹
۶۳۳	محمد صدیق پولانی	مسافتیں اور منزلیں	مصنف نے کراچی سے شائع کی،۲۰۱۰
۶۳۴	محمد صدیق صدیقی	میری داستان حیات	مصنف نے کراچی سے شائع کی،۲۰۱۲
۶۳۵	محمد ظہور الحق	داستان حیات	آفیسرز اوپن اکیڈمی، لاہور،۲۰۰۷
۶۳۶	محمد عبدالرزاق کانپوری	یاد ایام	آتش فشاں پبلشر، لاہور،۱۹۹۳
۶۳۷	محمد عبداللطیف	اوراق پریشاں	سنگ میل، لاہور،۲۰۰۸
۶۳۸	محمد عطاء اللہ/مکین احسن کلیم	دو دنیاؤں کا شہری	مکتبہ معین الادب، لاہور، دسمبر۱۹۶۴
۶۳۹	محمد عبدالغفور بسمل	روداد قفس۔۶ مہینے بھارتی جیل میں	ادارہ تصنیف و تالیف، کراچی،۱۹۵۲
۶۴۰	محمد فاروق اعظمی	یادوں کے چراغ	مہرون، جل گاؤں، ہندوستان،۲۰۱۰
۶۴۱	محمد فائق صدیق	صدیوں کا سفر	غضنفر اکیڈمی، کراچی،۲۰۰۰
۶۴۲	محمد لطف اللہ خان	ہجرتوں کے سلسلے	سنگ میل، لاہور،۱۹۹۸
۶۴۳	محمد محسن	تیشہ کوہ کن	رب پبلیکیشنز، کراچی، دسمبر۲۰۱۲
۶۴۴	محمد مختار احمد	مختار نامہ	کراچی،۲۰۱۳
۶۴۵	محمد محمود اختر	حدیث صولت	مکتبہ فکر و دانش، لاہور، اپریل۱۹۸۹
۶۴۶	محمد مظہر بقا	حیات بقا اور کچھ یادیں	زوار اکیڈمی، کراچی،۲۰۰۶
۶۴۷	محمد منصور کاظم	میری داستان	ادارہ نفیس، کراچی، ستمبر۲۰۰۳
۶۴۸	محمد منظور نعمانی	میری رفاقت کی سرگزشت	قریشی بک ایجنسی، لاہور ☆
۶۴۹	محمد نسیم الدین مرزا	تلاطم زیست	حکایات، لاہور، مئی۲۰۰۵
۶۵۰	محمد یامین عثمان	زمانہ تحصیل۔عطیہ فیضی کی خودنوشت	ادارہ یادگار غالب، کراچی،۲۰۱۰
۶۵۱	محمد یامین خان	نامہ اعمال	آئینہ ادب، انارکلی، لاہور،۱۹۷۰
۶۵۲	محمد یعقوب شائق	عمر عزیز رفت	ارقم فاؤنڈیشن، راولپنڈی،۲۰۱۱
۶۵۳	محمد یعقوب ہاشمی	حاصل عمر رائگاں	کراچی، اکتوبر۲۰۰۹

۶۷۹	مشتاق احمد گمٹالوی	گمٹالی	ایشین ٹریڈرز، لاہور، نومبر ۲۰۰۹
۶۸۰	مشتاق احمد وجدی	ہنگاموں میں زندگی	فیروزسنز، لاہور، اپریل ۱۹۷۴
۶۸۱	مشتاق احمد یوسفی	زرگزشت	مکتبہ دانیال، کراچی، ۱۹۸۰، (تیسرا ایڈیشن)
۶۸۲	مشتاق اسمٰعیل	امیر خسرو ور جرمنی میں	نقش پبلیکیشنز، کراچی، دسمبر ۲۰۱۲
۶۸۳	مظاہر حسنین	چھینٹے	مشکور اکیڈمی، لاہور، ۱۹۸۴
۶۸۴	مظفر وارثی	گئے دنوں کا سراغ	خزینہ علم وادب، لاہور، مارچ ۲۰۰۰
۶۸۵	معین کمالی	واردات قلمی	میڈیا ٹارگٹس، کراچی، ۲۰۰۹
۶۸۶	مقبول احمد	سفر جاری ہے	مقبول اکیڈمی، لاہور، جنوری ۲۰۰۷
۶۸۷	مقبول احمد	صدائے جرس	شبلی اکیڈمی، دارالمصنفین، اعظم گڑھ، ۲۰۰۲
۶۸۸	مقصود احمد راہی	محبتوں کی امانتیں	☆
۶۸۹	ملا واحدی دہلوی	میرے زمانے کی دلی	انجمن ترقی اردو، پاکستان، ۲۰۰۰
۶۹۰	ملک زادہ منظور احمد	رقص شرر	ناشر: کفایت دہلوی، نئی دہلی، ۲۰۰۴
۶۹۱	ملک غلام نبی	قصہ ایک صدی کا	سنگ میل، لاہور، ۲۰۰۴
۶۹۲	ملک محمد حنیف عوان	میرا راستہ میری منزل	مصنف نے خود شائع کی، ۱۹۹۵
۶۹۳	ملک معراج خالد	معراج نامہ	جہانگیر بکس، پاکستان، ۲۰۰۷
۶۹۴	ملک نصراللہ خان	زندگانی کی گزرگاہوں میں	تسنیم پبلیکیشنز، لاہور، ستمبر ۱۹۹۴
۶۹۵	ملکہ سبزواری	ہماری کہانی، ہماری زبانی	لائبریری پروموشن بیورو، کراچی، ۲۰۰۷
۶۹۶	مناظر احسن گیلانی	احاطہ دارالعلوم میں بیتے ہوئے دن	ادارہ تالیف اشرفیہ، ملتان، (سنہ ندارد)
۶۹۷	منزہ سلیم	پھول لاکھوں برس نہیں رہتے	مثال پبلشر، فیصل آباد، ۲۰۱۰
۶۹۸	منشی عبدالرحمان خان	کچہری کی دنیا	کاروان ادب، ملتان، ۱۹۷۸
۶۹۹	منشی عبدالرحمٰن خان	کتاب زندگی	☆
۷۰۰	منصور الحق ملک	جنگی قیدی کی ڈائری	آفتاب عالم پریس، لاہور، ۱۹۷۶
۷۰۱	منصور عاقل	حرف محرمانہ	مکتبہ اتحاد المصنفین، اسلام آباد، ۱۹۹۴
۷۰۲	منظور احمد	باتیں کچھ اور بھی ہیں	لائٹ ہاؤس ریسرچ پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۰۹
۷۰۳	منظور الحق صدیقی	نمونے کا ایک نوجوان	کتاب میں درج نہیں، ۱۹۹۹
۷۰۴	منظور وٹو	جرم سیاست	جنگ پبلشر، لاہور، اپریل ۲۰۰۱

۷۲۹	ندا فاضلی	دیواروں کے بیچ (پہلا حصہ)	سٹی بک پریس، کراچی، ۲۰۰۱
۷۳۰	ندا فاضلی	دیواروں کے باہر (دوسرا حصہ)	سٹی بک پریس، کراچی، ۲۰۰۱
۷۳۱	نسرین پرویز	سلمیٰ کا مقدمہ	کراچی، جولائی ۱۹۹۷، (تیسرا ایڈیشن)
۷۳۲	نسیم انصاری	جواب دوست	سٹی بک پریس، کراچی، ۲۰۰۴
۷۳۳	نسیم حسن شاہ	کچھ یادیں اور تاثرات	نگارشات، لاہور، ۲۰۰۵
۷۳۴	نسیم صابر سید	کسان زادے کے مشاہدات زندگی	صدیقی پبلیکیشنز، لاہور، ۱۹۹۴
۷۳۵	نسیمہ ہرزک/ڈاکٹر انیس رشید خان	ستاروں سے آگے	فاروس میڈیا اینڈ پبلشنگ، نئی دہلی، ۲۰۱۱
۷۳۶	نظر عباس صدیقی	خودنوشت آپ بیتی	دارالعلوم، اردو بازار، کراچی، دسمبر ۲۰۱۰
۷۳۷	نظیر صدیقی	سویہ ہے اپنی زندگی	سرحد اردو اکیڈمی، ایبٹ آباد، ۱۹۹۱
۷۳۸	نعمت اللہ حمیدی	یادوں کی سوغات	ہندوستان ☆
۷۳۹	نعمت الٰہی	یادیں	جمہوری پبلیکیشنز، لاہور، اکتوبر ۲۰۱۲
۷۴۰	نفیس بانو شمع	جنت سے نکالی ہوئی حوا	آبشار پبلشر، جامعہ نگر، دہلی، ۱۹۹۸
۷۴۱	نقشبند قمر نقوی بھوپالی	پانچواں درویش (جلد اول)	ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی، ۲۰۰۹
۷۴۲	نقشبند قمر نقوی بھوپالی	پانچواں درویش (جلد دوم)	ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی، ۲۰۱۰
۷۴۳	نقی محمد خان خورجوی	عمر رفتہ	دارالکتاب، لاہور، ۲۰۰۳
۷۴۴	نواب افسر الملک	سوانح افسری	☆
۷۴۵	نوابزادہ نصر اللہ خان	نوابزادہ نصر اللہ خان کی آپ بیتی	شبل پبلشر، کراچی، جون ۱۹۸۸
۷۴۶	نوابزادی شہر بانو بیگم	بیتی کہانی	القرا انٹر پرائز، لاہور، ۲۰۰۶
۷۴۷	نواب سرور جنگ	کارنامہ سروری	مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، ۱۹۳۳
۷۴۸	نواب ہوش یار جنگ	مشاہدات	☆
۷۴۹	نور احمد قائم خانی	فتح گڑھ سے فرار	مکتبہ داستان لمیٹڈ، لاہور، اپریل ۱۹۷۷
۷۵۰	نور احمد کوہستانی	نور کہستان	۱۹۵۷ ☆
۷۵۱	نور الحسن جعفری	منتشر یادیں	انجمن ترقی اردو، پاکستان، ۲۰۰۲
۷۵۲	نور الدین بھیروی	حیات نور الدین	☆
۷۵۳	نور سجاد ظہیر	میرے حصے کی روشنائی	بک ہوم، لاہور، ۲۰۰۶
۷۵۴	نوری خلیق منورہ	میری ساتھی میری یادیں	پاکستان ایجوکیشنل فورم، ۲۰۰۷

اضافہ

☆ حامدی کاشمیری، ڈاکٹر	رہ گزر دررہ گزر	سری نگر،۲۰۱۳ء
☆ رتن سنگھ	بیتے ہوئے دن	اردو اکادمی، دہلی،۲۰۱۳ء
☆ عرفان احمد	سائبان	فضلی سنز، کراچی، جنوری ۲۰۱۴ء

خودنوشت جو زیرتحریر ہیں یا کسی جریدے میں قسط وار شائع ہو رہی ہیں۔عین ممکن ہے کہ درج ذیل ناموں میں سے چند خودنوشتیں فہرست کو مرتب کیے جانے کے دوران شائع ہو گئی ہوں:

حمرہ خلیق (اہلیہ خلیق ابراہیم خلیق) اپنی خودنوشت تحریر کر رہی ہیں

طارق عزیز (نیلام گھر) اپنی خودنوشت ''فٹ پاتھ سے پارلیمنٹ تک'' کے عنوان سے تحریر کر رہے ہیں

معین اختر کی سوانح عمری کمپوزنگ کے مراحل طے کر رہی ہے۔معین اختر کے اہل خانہ کی جانب سے دیا گیا مسودہ جائزے کے لیے راقم الحروف کے پاس موجود رہا ہے۔

ساقی فاروقی کی آپ بیتی/پاپ بیتی کا دوسرا حصہ راولپنڈی کے جریدے سمبل میں قسط وار شائع ہو رہا ہے

مرتضی برلاس کی خودنوشت لاہور کے جریدے الحمرا میں شائع ہو رہی ہے

جمیل یوسف کی خودنوشت لاہور کے جریدے الحمرا میں شائع ہو رہی ہے

مسعود مفتی کی خودنوشت لاہور کے جریدے الحمرا میں شائع ہو رہی ہے

ڈاکٹر سعید درانی کی خودنوشت لاہور کے جریدے الحمرا میں شائع ہو رہی ہے

شفیع عقیل کی خودنوشت لاہور کے جریدے تخلیق میں شائع ہو رہی ہے

حبیب وہاب الخیری (راولپنڈی) اپنی خودنوشت اوراق مصور کے عنوان سے تحریر کر رہے ہیں

پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد ذکریا (لاہور) اپنی خودنوشت تحریر کر رہے ہیں

کرنل مسعود اختر شیخ (اسلام آباد) اپنی خودنوشت تحریر کر رہے ہیں

اصغر ندیم سید (لاہور) اپنی خودنوشت تحریر کر رہے ہیں

علی سفیان آفاقی کی مختصر آپ بیتی جریدہ مخزن کے شمارہ نمبر ۱۰ (اپریل ۲۰۱۱) میں شائع ہوئی

وحید اختر کی آپ بیتی حیدرآباد دکن کے جریدے 'سب رس' میں شائع ہوئی (۲۰۱۰ اور ۲۰۱۱)

راولپنڈی کے جریدے چہارسو میں فیروز عالم کی آپ بیتی ''ہوا کے دوش پر۔ایک عام آدمی کی داستان